لبرل ازم کا شرعی حکم

مختلف علماء کرام

ترجمہ وترتیب: طارق علی بروہی

مصدر: مختلف مصادر۔

پیشکش: توحیدِ خالص ڈاٹ کام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے سوال ہوا: کیا سیکولر یا لبرل کے الفاظ کا اطلاق ایسوں پر کرنا جائز ہے جو ان ناموں پر فخر کرتے ہیں اور کہتے ہیں، بے شک میں سیکولر ہوں اور لبرل ہوں، اور علی الاعلان شریعت کے نفاذ کی مخالفت کرتے ہیں؟

شیخ: لبرل کون ہوتے ہیں؟

سائل: جو بنا کسی قیود کے آزادی کی طرف بلاتے ہیں۔

شیخ: حکمرانوں کو چاہیے کہ اس قسم کے لوگوں کو قانون کے کٹھرے میں لائیں اور جو شرعی تقاضہ بنتا ہو اس کے مطابق ان کا فیصلہ کریں، کیونکہ جو بالکل ہر قید وپابندی سے مطلق آزادی کی بات کرتا ہے اگرچہ دینی آزادی (حریت ادیان) کی بات ہو تو وہ کافر ہے۔

آخر اس کا کیا معنی ہے کہ ہم کہیں آپ آزاد ہیں یعنی نماز پڑھیں نہ پڑھیں، روزے رکھیں نہ رکھیں، زکوۃ دیں یا نہ دیں؟ اس کا معنی ہوا کہ یہ اسلام کے فرائض میں سے ایک فریضے کا انکار کررہے ہیں، بلکہ سارے کے سارے فرائض اسلام کا ہی انکار کررہے ہیں، اور زنا ولواطت وشراب نوشی کو جائز قرار دے رہے ہیں، تو پھر ایسا شخص کیسے مسلمان ہوسکتا ہے؟!

یہ تو کافر ومرتد ہے، عدالت میں پیش کیا جائے اگر رجوع کرلے دین اسلام کی طرف اور مسلمانوں سے اس کا شر رک جائے تو ٹھیک، ورنہ تلوار۔

جبکہ جو سیکولر ہوتے ہیں تو میرے نزدیک ان کا تصور نہیں، اگر آپ کے پاس ان کا صحیح تصور ہے تو ہمارے سامنے ان کی صفات بیان کریں، پھر اسی کے مطابق جو فتویٰ ہم واجب سمجھیں گے وہ دیں گے؟

سائل: یہ وہ لوگ ہیں جو دین اور ریاست میں فرق کرتے ہیں۔

شیخ: یہ لوگ پہلے والوں سے کچھ کم ہیں، کیونکہ وہ زیادہ خطرناک ہیں۔ حالانکہ کوئی ریاست اگر دین پر عمل پیرا نہ ہو تو وہ خسارہ پانے والی ناکام ریاست ہے۔ اور سبحان اللہ! جتنی بھی آیات قرآنیہ ہیں اور احادیث نبویہ ہیں وہ سب کی سب اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ اسلام ریاست ہے، اس معنی میں کہ ریاست پر واجب ہے کہ وہ اسلام کی تنفیذ کرے اپنے آپ پر، اپنے قوانین اور معاشرے پر۔

بہر حال میں اپنے سچے مومن بھائیوں کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ وہ اس قسم کے رجحانات وافکار کے آگے ثابت قدم رہیں، کیونکہ بلاشبہ آج اللہ نے کفار کو جو صنعتی قوت اور لوگوں پر غلبہ دیا ہے اس کی وجہ سے یہ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کو ان کے دین سے خارج کر دیں اس قسم کے الفاظ استعمال کر کے جو حق کے مشابہ بظاہر دکھتے ہوں مگر حق نہ ہوں۔

جیسے عالمگیریت (گلوبلائزیشن) جس کا معنی ہے کے لوگ سب کے سب آزاد ہیں، کافروں کے دارالحکومتوں کی مارکیٹس اور مسلمانوں کے دارالحکومتوں کی مارکیٹس یکساں ہیں، جو چاہے خریدو جو چاہے بیچو، اور آپ کو ہر طرح سے آزادی حاصل ہے۔

اسی لیے مسلمانوں پر واجب ہے حکمرانوں پر پہلے، پھر عوام پر بھی کہ وہ اس عالمگیریت کا مقابلہ کریں، اور آسانی سے اسے لے نہ لیں۔ کیونکہ اس کا آخری نتیجہ یہی نکلنا ہے کہ یہود، نصاریٰ، مجوس، ملحدین ومسلمان ومنافقین سب کے سب برابر ہیں۔ یہ ہے عالمگیریت۔ پس ہم پر واجب ہے کہ ہم اس فکر کو مسترد کر دیں۔

الحمدللہ یہ ہو سکتا ہے کہ اگر حکام خود عوام کی طرف سے دباؤ محسوس کرتے ہیں تو ان کی یہ بات مان لیں (یعنی خود عوام ہی عالمگیریت میں دلچسپی نہ لیں)، حتیٰ کہ ایسے حکام بھی مان لیں گے جو نفاذ شریعت کی کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ جبکہ جو حکام نفاذ شریعت کا اہتمام کرتے ہیں اور ہر مناسبت پر اسی کی طرف دعوت دیتے ہیں تو ان سے ہم یہ امید کرتے ہیں کہ دواء تو ان کے حلق میں پہلے سے پڑی ہے باہر سے منگوانے کی ضرورت نہیں۔

اور آپ (سائل) نے ہمیں یہ فائدہ پہنچایا کہ لبرل کون ہوتے ہیں۔ ہم ہمیشہ سنتے رہتے تھے لبرل لبرل! چناچہ اس کا مختصر معنی یہ ہے کہ: دین سے دستبرداری!

(سلسلة لقاء الباب المفتوح-a235)

سوال: فضیلۃ الشیخ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اسلامی ملک کے اندر لبرل فکر کی دعوت دینے کے بارے میں آپ کا کیا کہنا ہے؟ یہ وہ فکر ہے کہ جو مدر پدر آزاد حریت و آزادی کی طرف بلاتی ہے جس کا کوئی ضابطہ نہیں سوائے وضعی قوانین کے۔ پس ان کے نزدیک تعددیت (Pluralism) کے دعویٰ کے تحت مسلمان اور کافر برابر ہیں۔ اور ہر فرد کو ایسی شخصی آزادی دینے کے قائل ہیں کہ جو ان کے زعم میں کسی شرعی قیود کی پابند نہ ہو۔ اور وہ بعض ایسے شرعی احکام کے خلاف لڑتے ہیں کہ جو ان کے نظریہ کو توڑتے ہوں جیسے عورت سے متعلق احکام، یا کافروں سے تعلقات کے متعلق، یا منکر کے انکار یا احکام جہاد سے متعلق۔۔۔ اور آخر تک ایسے احکام جو لبرل ازم کو توڑتے ہوں۔

چناچہ کیا ایک مسلمان کے لیے جائز ہے کہ وہ کہے: میں لبرل مسلمان ہوں؟ آپ کی ایسے شخص اور اس جیسوں کے لیے کیا نصیحت ہے۔

(محبکم سليمان الخراشي)

جواب: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، وبعد:

بے شک ایک مسلمان وہ ہے جو اللہ تعالی کے لیے توحید کے ساتھ سر تسلیم خم کرتا ہے، اطاعت گزاری کے ساتھ احکام کی بجاآوری کرتا ہے، اور شرک اور اہل شرک سے بیزاری کا اظہار کرتا ہے۔ جو کوئی ایسی آزادی کا طالب ہے جس کا سوائے وضعی قانون کے اور کوئی ضابطہ نہ ہو، تو ایسا شخص اللہ کی شریعت کے خلاف بغاوت کرنے والا ہے، اور جاہلیت و طاغوت کا حکم چاہتا ہے، لہذا یہ تسلیم کرنے والا مسلم نہ ہوا۔

کیونکہ جو کوئی بھی ایسی چیز کا انکار کرے جو دین میں بدیہی طور پر جانی جاتی ہے (یعنی ہر ایک کو ہی اس کا علم ہوتا ہے) جیسے مسلمان اور کافر میں فرق کا ہونا، اور ایسی آزادی چاہے کہ جو شرعی قیود کے ماتحت نہ ہو، ساتھ میں احکام شریعت کا انکار کرے جیسے خواتین سے متعلق خاص شرعی احکام، امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور جہاد فی سبیل اللہ کی مشروعیت، تو ایسے شخص نے نواقض اسلام میں سے ایک سے زائد نواقض کا ارتکاب کیا ہے۔ اللہ تعالی ہی سے عافیت کا سوال ہے۔

اگر لبرل ازم یہی کچھ ہے جو بیان ہوئی تو جو کوئی ایسا کہتا ہے (کہ وہ لبرل مسلمان ہے) تو یہ بالکل ظاہر تضاد ہے۔ اسے چاہیے کہ اللہ تعالی کے حضور اس قسم کے افکار سے تائب ہو تا کہ حقیقی معنوں میں مسلمان بن سکے۔

(شیخ کی ویب سائٹ سے فتوى الليبرالية)

حد تو یہ ہے کہ خود کو ہمارے یہاں اہلحدیث جماعتوں کی طرح سلفی کہلانے والے مصر کے شیخ محمد عبد المقصود المصري جن کی

تعریف میں شیخ ابو اسحاق الحوینی کہتے ہیں کہ وہ سلفی عقیدے پر ہے یہ کہتا ہے:

"لبرلز بھی سلفی اور اخوانی کی طرح ایک اسلامی گروہ ہے"۔

اور عبدالرحمن الراشد نے اس کے اس اعلان کو جمہور سلفیوں کے لیے اطمینان کا سبب بتلایا ہے کہ وہ لبرلز سے بیزار نہ ہوں کیونکہ وہ بھی ایک اسلامی گروہ ہیں جیسے اخوانی اور سلفی ہیں!

جس کے رد پر شیخ ربیع المدخلی حفظہ اللہ نے مقالہ بعنوان "من أباطيل محمد عبد المقصود المصري "تحریر فرمایا ہے۔

۔۔۔یہ محمد عبدالمقصود کا ایک مکر ہے جمہور سلفیوں کے ساتھ، اور اس کی طرف سے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو ساقط کرنے کی ایک ضمانت دینا ہے (جیسا کہ نفاذ شریعت کے نام پر بنی جماعت ہونے کے باوجود اخوانیوں کی طرح اس نے بھی دعویٰ کیا تھا کہ حکومت میں آکر منکرات کو ختم نہیں کریں گے)۔ وہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر جس کے سبب سے یہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم دیگر تمام امتوں سے بہتر و افضل ہے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ﴾

(آل عمران:110)

(تم وہ سب سے بہتر امت ہو جو لوگوں کے لیے نکالی گئی، تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو)

اور فرمایا:

﴿وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾
(آل عمران:104)

(اور لازم ہے کہ تم میں ایک ایسی جماعت ہو جو نیکی کی طرف دعوت دیں اور اچھے کام کا حکم دیں اور برائی سے منع کریں، اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں)

اور فرمایا:

﴿اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَلِلّٰهِ

عَاقِبَةُ الْأُمُوْرِ﴾(الحج:41)

(وہ لوگ کہ اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے اور زکوٰۃ ادا کریں گے، اور اچھے کام کا حکم دیں گے اور برے کام سے روکیں گے، اور تمام کاموں کا انجام اللہ تعالی ہی کے اختیار میں ہے)

پس دنیا کی محبت اور اس گھٹیا سیاست کی طمع نے محمد عبدالمقصود کو یہ عظیم اصول وبنیاد بھلا دی کہ جس پر یہ آیات دلالت کرتی ہیں اور جو امت اسلام کا درجہ و منزلت اس کے تحت ہے اسے بھی بھلا دیا۔ بلکہ اس جمہوریت ڈیموکریسی اور جو اس سے نکلنے والی اسلام اور اس کی قدر و قیمت واصولوں کے مخالف آزادی کی دعوتیں ہیں انہوں نے اسے اسلامی منہج حق اور اس پر ثابت قدمی بھلا دی۔

لہذا اسی چلن پر چلتے ہوئے اس نے سرعام یہ اعلان کیا کہ:

"بے شک لبرل ازم بھی اخوانی وسلفیوں کی طرح ایک اسلامی گروہ ہے"۔

بالکل اسی طرح علی الاطلاق کہا کہ اخوان اور سلفیوں کی طرح! اس مثالت کو مطلق اس نے ذکر کیا، اور اپنی سلفیت اور لبرل ازم ولبرل لوگوں میں کوئی فرق ذکر نہیں کیا۔ یہ اس کی طرف سے لبرل لوگوں کے بدنما چہرے کو پالش کرکے خوبصورت دکھانا ہے، اور شعوری یا لاشعوری طور پر نوجوانوں کو کھلی چھوٹ دینا ہے کہ جو چاہے لبرلز کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے:

﴿سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْأَلُونَ﴾۔

ان دونوں کا رد ان کے بھائی بندوں نے تو نہیں کیا یعنی حزب النور کے شیوخ نے نہ ہی ان کے تلامذہ نے۔ اور کوئی بعید نہیں کہ وہ اس گھٹیا پن اور فتنہ انگیزیوں وغیرہ میں جو عقل والوں اور سچے سلفیوں کے سامنے عیاں ہیں اسی محمد عبدالمقصود کے منہج پر ہوں۔

لبرل ازم کا مختصر تعارف

ان کے اصولوں میں سے ہے:

1-"یہ ایک سرمایہ دارانہ مذہب ہے جو اقتصادی وسیاسی میدانوں میں مطلق آزادی کا داعی ہے"۔

اور یہ اس بات کو متضمن ہے کہ سیاست کے میدان میں اللہ تعالی کی حاکمیت کو ساقط کر دیا جائے۔ اور ارکان اسلام میں سے ایک

رکن جو کہ زکوۃ ہے اسے بھی ساقط کر دیا جائے۔ اور سود کو حلال کر دیا جائے جو کہ عظیم ترین محرمات میں سے ہے۔

2- "یہ مذہب تاکیدی طور پر اس قائل ہے کہ دوسرے کے افکار کا احترام وانہیں قبول کیا جائے"۔

برابر ہے کہ ان کے یہاں یہودیت ہو یا نصرانیت، کمیونزم ہو یا رافضیت۔ اور یہی تو وحدت الادیان ہے۔ اسلام کبھی بھی اسے قبول نہیں کر سکتا کیونکہ وہ تو اس مذہب کے بالکل متضاد ہے۔ ساتھ ہی دوسرے کے افعال کو (شخصی آزادی کے نام پر) قبول کرنے کی بھی تاکید کرتا ہے جیسے زنا، شراب نوشی اور (حرام) عورتوں کو حلال کرنا، لہذا یہ اباحیت (حرام کو جائز سمجھنے والی مدر پدر آزادی) بھی ہے۔

3- "اپنے اہداف کے حصول کے لیے لبرل ازم افادیت پسندی (Utilitarianism)اور عقل پرستی (rationalism)کے فلسفے پر یقین رکھتی ہے"۔

پس اپنے اہداف کے حصول کے لیے یہ ان دو گمراہ کن فلسفوں پر یقین رکھتی ہے۔ اور ان دو فلسفوں ہی سے مذہب مکیاولی (Machiavelli) نکلا ہے جو یہ کہتا ہے کہ: "ہدف وغایت وسائل کا جواز بنتی ہے" (یعنی جائز ناجائز طریقے سے بس اپنے مطلب کا حصول)۔ حالانکہ اسلام ان دونوں فلسفوں کے خلاف ہے چناچہ اس کے مقاصد بھی شریف و پاکیزہ ہیں، اور ان اہداف ومقاصد کو حاصل کرنے کے وسائل بھی شریف اور پاکیزہ ہیں۔

4- اس تباہ کن مذہب کے اصول میں سے یہ بھی ہے کہ: "دین کو ریاست سے الگ رکھا جائے"۔

اور یہ کفریہ اصول ہے جو کہ اللہ تعالی کی ایسی حاکمیت اور عادلانہ شریعت سازی کا انکار ہے کہ جس کے آگے امت وریاست کو سر تسلیم خم کرنا اور اس کی پابندی کرنا لازمی ہے۔ اور اللہ تعالی کی حاکمیت کا انکار کرنا اور اسے اس درجے پر گرانا بلاشبہ کفر ہے۔ اور کفر کے سرغناؤں کی پیروی کرنے والے ان لبرل لوگوں سے یہ بات بہت بعید ہے کہ وہ اللہ تعالی کی حاکمیت پر ایمان لائیں اور اس کی پابندی کریں، اور ان سرغناؤں میں سے آدم اسمتھ، مالتوس، ریکارڈو، جون اسٹوارٹ مل ہیں، مغربی زندیقوں میں سے یہ لبرلز کے آئمہ وپیشوا ہیں۔

5- "یہ مذہب متعدد آئیڈیالوجی کی اساس پر قائم ہے"۔

اور آئیڈیالوجی کی بہت سے تفسیرات وتعریفات ہیں جن میں سے علم افکار ہے، انہی میں سے افکار واعتقادات کا مجموعہ ہے۔ وہ اس لیے کہ اس مذہب والے شخصی آزادی کی ضمانت دیتے ہیں جن میں سے اعتقادی آزادی یعنی حریت ادیان بھی ہے۔

6-اور یہ مذہب حزبی اور کسبی اشتراکی (Syndicalism) تنظیم پر ایمان رکھتا ہے جو اپنے جمہوری پارلیمانی نظام کے تحت اپنی تین قوتوں کو بروئے کار لاتا ہے: قانون سازی، قانون پر عمل درآمد کروانا اور عدالتی نظام۔ (دیکھیں انسائیکلوپیڈیا الموسوعة المیسرۃ ص1145-1146)

پس شامت ہے ایسے مذہب اور اس کے ماننے والوں کی، اور اللہ تعالی نے اس سے اور اس کے ماننے والوں سے اسلام کو بری رکھا ہے۔

تو یہ ایک مختصر تعارف اور خاکہ تھا لبرل ازم کے تعلق سے کہ بلاشبہ یہ ایک کافر دین ہے، جو اسلام کے متضاد ہے اور مختلف پہلوؤں سے اس کے خلاف مقابلہ کرتا ہے۔

تو حقیقی علماء اسلام کی ایسے شخص کے بارے میں کیا رائے ہے جو کہتا ہے: بے شک لبرل لوگ بھی ایک اسلامی گروہ ہے جیسے اخوانی و سلفی؟

اور کیا جو اس قسم کے افکار رکھتا ہو جس کے ضمن میں یہ مذکورہ بات بھی ہے سلفی مشایخ میں سے ہو سکتا ہے؟؟

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’يَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ، دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ، يَأْتُونَكُمْ مِنَ الأَحَادِيثِ، بِمَا لَمْ تَسْمَعُوا أَنْتُمْ، وَلَا آبَاؤُكُمْ، فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ، لَا يُضِلُّونَكُمْ، وَلَا يَفْتِنُونَكُمْ‘‘[1]

(آخری زمانے میں دجال و کذاب ہوں گے جو تمہارے پاس ایسی ایسی احادیث لے کر آئیں گے جو نہ تم نے کبھی سنی ہوں گی نہ ہی تمہارے آباءواجدادنے، پس تمہیں ان سے دور ہی دور رہنا چاہیے کہ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں، کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں)۔

پس یہ لوگ اسلام اور مسلمانوں کے لیے غایت درجے خطرناک ہیں، اس طور پر کہ یہ لوگ مسلمانوں کے پاس گمراہیوں اور اسلام کو برباد کرنے والے ایسے تباہ کن مبادی و اصول لے کر آتے ہیں کہ جو نہ مسلمانوں نے سنے ہوتے ہیں نہ ان کے آباء واجدادنے۔

---

[1] أخرجه مسلم في "مقدمة صحيحه" (12/1).

ان جیسوں کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ“[2]

(مجھے دجال سے بڑھ کر کسی اور چیز کا تمہارے اوپر خوف وخدشہ ہے)۔

لہذا نوجوانان اسلام کو خواہ وہ کسی بھی جگہ ہوں اس قسم کے داعیان سے بچنا چاہیے کہ جن کا وصف رسول اللہ ﷺ نے یوں بیان فرمایا:

”دُعَاةٌ إِلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا“[3]

(ایسے داعیان ہوں گے جو جہنم کے دروازوں کی طرف دعوت دیں گے جو ان کی دعوت قبول کرلے گا وہ اسے جہنم واصل کروادیں گے)۔

اور حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا، ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے سامنے دجال کا تذکرہ ہورہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

”لَأَنَا لِفِتْنَةِ بَعْضِكُمْ أَخْوَفُ عِنْدِي مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ، وَلَنْ يَنْجُوَ أَحَدٌ مِمَّا قَبْلَهَا إِلَّا نَجَا مِنْهَا، وَمَا صُنِعَتْ فِتْنَةٌ مُنْذُ كَانَتْ الدُّنْيَا صَغِيرَةٌ وَلَا كَبِيرَةٌ إِلَّا لِفِتْنَةِ الدَّجَّالِ“[4]

(میرے نزدیک تمہارے حق میں دجال کے فتنے سے زیادہ آپس کے فتنے سے خطرہ ہے، جو شخص دجال کے فتنے سے قبل اس فتنے سے بچ گیا تو وہ فتنہ دجال سے بھی بچ جائے گا، اور جب سے دنیا بنی ہے ہر چھوٹا بڑا فتنہ دجال کے فتنے کے لئے ہی بنایا گیا ہے)۔

میری محمد عبدالمقصود کے سابقہ کلام پر اس تعلیق کے بعد ایک اور عبارت جو اخبار المصریون میں بتاریخ 11/12/2011ع

---

[2] صحيح مسلم، كتاب الفتن وأشراط الساعة، باب ذكر الدجال وصفته وما معه، برقم (2937) من حديث النواس بن سمعان رضی اللہ عنہ

[3] أخرجه البخاري في صحيحه حديث (3606)، ومسلم في "صحيحه" حديث (1846) من حديث حذيفة بن اليمان –رضي الله عنه–.

[4] أخرجه أحمد في "مسنده" (389/5). السلسلة الصحيحة 3082 و قال الألباني: إسناده صحيح، رجاله ثقات رجال الشيخين؛ إن كان الأعمش سمعه من أبي وائل.

شائع ہوئی جس میں محمد عبدالمقصود نے واضح الفاظ میں تصریح کی ہے، اور اس میں اس بات کی بھی تاکید ہے جو عبدالرحمن الراشد نے اس شخص سے نقل کی تھی، اور ان واضح تصریحات میں سے کچھ یہ ہیں:

"انہوں نے میڈیا کی اسلامی پارٹیوں کے خلاف پراپیگنڈہ مہم کی شدید مذمت کی ہے کیونکہ انہوں نے پارلیمنٹ میں بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ اور کہا: ان تمام زیادتیوں کے باوجود جو تمام پارٹیوں کی طرف سے ہوئیں، اس کا یہ مطلب نہیں کہ انتخابات پر طعن کیا جائے۔ اور اس بات کی تاکید کی کہ لبرل بھی اخوانی وسلفی کی طرح ایک اسلامی گروہ ہے، اور لوگوں کو چاہیے کہ یہ بات اچھی طرح سے سمجھ جائیں۔ اور قرآن کہتا ہے کہ:

﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۠ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ (المائدۃ:2)

(اور نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرو، اور گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون نہ کرو)

لہذا اگر کسی ایک فریق کی طرف سے کچھ زیادتی ہو بھی جاتی ہے تو دوسری طرف والوں کو چاہیے کہ اس زیادتی پر صبر کریں اور زیادتی کا بدلہ زیادتی کی صورت میں نہ دیں۔

ساتھ ہی اس نے تمام گروہوں کو باہمی محبت واتحاد کی طرف بلایا تاکہ اس طرح جدا جدا ہونے سے اسلام ومسلمانوں کو ناقابل تلافی خسارہ ہوگا۔ ساتھ ہی اس بات پر برہمی ظاہر کی کہ کسی سلفی اسلام یا اخوانی اسلام کا وجود نہیں ہے، بلکہ سلفیت ایک منہج ہے اور اخوانیت بھی ایک منہج ہے۔ اور یہ کسی قسم کا کوئی تفرقہ نہیں ہے بلکہ ایک ہی مسلک ہے جو تمام اطراف کو اپنے اندر ضم کرلیتا ہے"۔

میں یہ کہتا ہوں: محمد عبدالمقصود لوگوں سے یہ چاہتا ہے کہ وہ اس بات کو اچھی طرح سے سمجھ لیں کہ لبرل لوگ بھی مصری معاشرے میں ایک اسلامی گروہ ہی ہے۔

اور ان لبرلز کے بارے میں یہ گواہی دینے کے لیے کہ یہ لوگ اسلامی گروہ ہی ہیں اللہ کے اس فرمان سے دلیل پکڑتا ہے کہ:

﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۠ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾

حالانکہ اس آیت کریمہ سے یہ استدلال کلام اللہ کے ساتھ غایت درجے تحریف ہے۔

تو اسے چاہیے کہ وہ ذرا نیکی اور تقویٰ کے معاملات ذکر کرے جس میں ان لبرلز کے ساتھ تعاون کیا جانا ہے، اور وہ گناہ اور زیادتی

کے کام بھی ذکر کرے جن کے انکار کرنے پر ان کے ساتھ تعاون کرنا ہے۔

اس کے تناقض، تضاد و اضطراب میں سے یہ بھی ہے کہ وہ بے محل اس آیت کریمہ سے استدلال واستشہاد کررہا ہے، بلکہ وہ تو اس کی دلالت کے متضاد ہے!

اور یہ کہنا کہ:

”لہذا اگر کسی ایک فریق کی طرف سے کچھ زیادتی ہو بھی جاتی ہے تو دوسری طرف والوں کو چاہیے کہ اس زیادتی پر صبر کریں اور زیادتی کا بدلہ زیادتی کی صورت میں نہ دیں“۔

اس کلام میں اسلام، اس کے عقائد وشریعت کے خلاف جو لبرلز کی زیادتیاں ہیں ان پر صبر کرنے کی ترغیب دے رہا ہے کہ ان کی ان زیادتیوں پر انکار نہ کیا جائے جو اسلام کو منہدم کرنے کے لیے وہ کرتے ہیں۔ پس کیا اے حق و باطل کو خلط ملط کرنے والے! یہ نیکی اور تقویٰ میں تعاون ہے؟ ہرگز نہیں، بلکہ یہ شدید ترین قسم کے گناہ اور زیادتی میں تعاون ہے۔ گویا کہ وہ لبرلز کی گمراہیوں کا رد کرنے کو اسلام کے خلاف زیادتی تصور کررہا ہے!

محترم قاری آپ نے یہ اچھی طرح سے جان لیا کہ خیر خواہ مسلمانوں کے نزدیک لبرل ازم کیا ہے اور یہ کہ یہ اسلام کے بالکل متضاد و مخالف ہے۔

پھر ناشر نے محمد عبدالمقصود کے حوالے سے یہ بھی کہا:

”ساتھ ہی اس نے تمام گروہوں کو باہمی محبت واتحاد کی طرف بلایا تاکہ اس طرح جدا جدا ہونے سے اسلام ومسلمانوں کو ناقابل تلافی خسارہ ہوگا“۔

دیکھیں اس طرح وہ مصر میں موجودہ تمام فکری گروہوں خواہ اسلامی ہوں لبرل ہوں، سیکولر ہوں یا نصاریٰ وغیرہ ہوں کو باہمی محبت واتحاد کی طرف بلا رہا ہے۔

میں یہ کہتا ہوں: یہ دعوت وحدت ادیان واخوت ادیان کی دعوت کے مشابہ ہے، جیسا کہ نبیذ کے تعلق سے کسی کہنے والے کا قول ہے:

فإلا يكنها أو تكنه فإنه   أخوها غذته أمه بلبانها

یعنی اگر نبیذ خمر نہیں تو پھر بھی وہ اسی کا بھائی ہے، اس کی ماں نے ہی اسے اپنا دودھ دیا ہے۔

آخر وہ کونسا خسارہ ہے جو اسلام کو لاحق ہو سکتا ہے اگر مسلمان ایمان وکفر، ہدایت وگمراہی، حق وباطل اور سنت وبدعت کے درمیان تفریق کرتے ہیں!

خود اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ اور مومنین نے اسلام اور ان تمام فکری گروہوں کے درمیان فرق کیا ہے کہ جن سے محبت واتحاد کی طرف محمد عبدالمقصود اور اس جیسے لوگ دعوت دیتے ہیں۔ جبکہ اسی وقت وہ اور اس جیسے ان اہل سنت وحق کے خلاف لڑتے ہیں جو بصیرت کے ساتھ دعوت الی اللہ کرتے ہیں، اور نیکی کا حکم دیتے اور برائی سے روکتے ہیں، اس بارے میں وہ اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی رہنمائی پر چلتے ہیں، اور جو مذمت اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ نے تمام اہواء کی فرمائی ہے اس سے بچتے ہیں، اور جو اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ نے ایسوں کے ساتھ محبت وتعلق اور میلان رکھنے سے ڈرایا ہے اس پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَاۗدُّوْنَ مَنْ حَاۗدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَاۗءَهُمْ اَوْ اَبْنَاۗءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ۭ اُولٰۗىِٕكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ۭ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۭ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ۭ اُولٰۗىِٕكَ حِزْبُ اللّٰهِ ۭ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (المجادلۃ:22)

(آپ کوئی ایسی قوم نہیں پائیں گے جو ایک طرف اللہ تعالیٰ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہوں اور دوسری طرف اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے محبت رکھتے ہوں۔ گو وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبہ (قبیلے) کے عزیز ہی کیوں نہ ہوں۔ یہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان کو لکھ دیا ہے اور جن کی تائید اپنی روح سے کی ہے اور جنہیں ان جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہے اور یہ اللہ سے خوش ہیں، یہ حزب اللہ (اللہ کی جماعت) ہیں، آگاہ رہو بے شک حزب اللہ ہی کامیاب لوگ ہیں)

اور فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ۭ وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاۗءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ښ وَمَا تُخْفِيْ صُدُوْرُھُمْ اَكْبَرُ ۭ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ﴾ (آل عمران:118)

(اے ایمان والو! تم اپنا دلی دوست وراز دار ایمان والوں کے سوا اور کسی کو نہ بناؤ۔ نہیں دیکھتے کہ دوسرے لوگ تمہاری تباہی میں

کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے وہ چاہتے ہیں کہ تم دکھ میں پڑو ان کی عداوت تو خود ان کی زبان سے بھی ظاہر ہو چکی ہے اور جو ان کے سینوں میں پوشیدہ ہے وہ تو اس سے بھی بہت زیادہ ہے، ہم نے تمہارے لئے نشانیاں بیان کر دیں، اگر تم عقل رکھتے ہو)

﴿وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَاۗءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ﴾

(ھود:113)

(اور جو لوگ ظالم ہیں، ان کی طرف مائل نہ ہونا، نہیں تو تمہیں (دوزخ کی) آگ آ لپٹے گی، اور تمہارے لیے اللہ کے سوا کوئی دوست نہیں ہوں گے، پھر تمہیں مدد نہ دی جائے گی)

اور اس کے علاوہ دیگر آیات۔

اور اللہ تعالی نے یہود پر لعنت فرمائی، کیونکہ وہ جو منکر کیا کرتے تھے اس سے روکتے نہ تھے:

﴿لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ عَلٰي لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۭذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ، كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ۭلَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ﴾(المائدۃ:78-79)

(وہ لوگ جنہوں نے بنی اسرائیل میں سے کفر کیا، ان پر داود اور مسیح ابن مریم کی زبانی لعنت کی گئی۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے گزرتے تھے، وہ ایک دوسرے کو کسی برائی سے جو انہوں نے کی ہوتی روکتے نہ تھے، بے شک برا ہے جو وہ کیا کرتے تھے)

اور رسول اللہ ﷺ نے اہل اہواء سے خبردار فرمایا کہ:

”فَإِذَا رَأَيْتِ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكِ الَّذِينَ سَمَّى اللهُ فَاحْذَرُوهُمْ“[5]

(جب تم دیکھو ایسے لوگوں کو جو قرآن کریم کی متشابہات کے پیچھے لگتے ہیں، تو جان لو کہ یہ وہی لوگ ہیں جن کا اللہ تعالی نے نام لے کر تمہیں ان سے خبردار کیا ہے)۔

اور خوارج کی مذمت فرماتے ہوئے ان کے بارے میں فرمایا:

---

[5] أخرجه البخاري 4547 و مسلم 2667 صحيح أبو داود 4598-

”يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ“[6]

(دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر اپنے ہدف (شکار) سے نکل جاتا ہے۔ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اگر میں نے انہیں پالیا تو ضرور اس طرح قتل کروں گا جیسے قوم عاد قتل ہوئی تھی (یعنی کسی کو بھی نہ چھوڑوں گا))۔

انہیں بدترین مخلوق وخلائق قرار دیا اور ان کے قتل کا حکم دیا۔ چناچہ اصحاب رسول اللہ ﷺ نے ان کے خلاف قتال کیا اور ان میں سے بہت سوں کو قتل کیا اور بہت سو کو ملک بدر۔

اور سلف صالحین نے بھی اہل بدعت کی مذمت ان سے ہجر (بائیکاٹ) ان کی مجالس اختیار کرنے سے تحذیر وخبردار کرنے کی تطبیق فرمائی اور ان کے رد پر بہت سے کتب تالیف فرمائیں۔

لہذا محمد عبدالمقصود کا منہج کتاب اللہ، سنت رسول اللہ ﷺ، منہج صحابہ عظام، سلف صالحین و آئمہ عظام کے مخالف ہے۔

کیونکہ اس شخص کا منہج خالص جہالت واندھا دھند اہواء پرستی پر قائم ہے جس سے اللہ تعالی اسلام کو پاک قرار دیتا ہے، اور اللہ تعالی منہج سلف کو بھی اس سے بری قرار دیتا ہے۔

(اس کے بعد شیخ نے اس کی دیگر گمراہیوں جیسے موسیقی کے جواز کا رد فرمایا)۔

---

[6] أخرجه البخاري في باب: قتل الخوارج والملحدين بعد إقامة الحجة عليهم رقم: 3166 أخرجه مسلم في الزكاة، باب: ذكر الخوارج وصفاتهم، رقم: 1064.

تصدیق نامہ

مندرجہ بالا مواد توحیدِ خالص ڈاٹ کام کی جانب سے نظر ثانی کیا گیا ہے اور ہمارے علم کے مطابق اس میں کتاب و سنت اور فہم سلف صالحین کے مخالف کوئی بات مندرج نہیں۔ آپ اگر ٹائپنگ وغیرہ میں کوئی بھی غلطی محسوس کریں تو ضرور مطلع فرمائیں۔ اسی طرح سے اگر ترجمے میں کسی بھی قسم کی غلطی، تضاد، نقص یا ابہام پائیں، یا پھر اصل عربی متن کے مقتضی کے خلاف کوئی اور معنی و مفہوم بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہو، یا پھر تیار کردہ مواد میں کوئی بھی بات قرآن و سنت اور فہم سلف صالحین کے خلاف ہو تو ضرور ہمیں مطلع فرمائیں

info@tawheedekhaalis.com اور براہ مہربانی غلطی کی نشاندہی مکمل حوالے کے ساتھ کی جائے تاکہ فوری اصلاح ممکن ہو۔

یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ ہم میں سے کوئی آپ کے دینی مسائل کا جواب یا فتوی دینے کا مجاز نہیں بلکہ اس سلسلے میں علماء کرام سے براہ راست رابطہ کیا جائے۔ البتہ اگر آپ کے پاس کوئی مفید تجاویز ہوں تو ہم اس پر ضرور غور کریں گے۔